ماخوذ

تابعینِ کرامؒ کی باتیں

ابوبکر بن عبد الرحمن

محمد نام، ابوبکر کنیت، ان کی کنیت نے اتنی شہرت حاصل کی کہ نام کی جگہ لے لی۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے اور ۹۴ھ میں وفات پائی۔

علمی شان

فضل و کمال کے لحاظ سے مدینہ منورہ کے نامور علماء میں شمار ہوتے تھے۔ علامہ ابن سعید لکھتے ہیں۔

کان ثقۃ فقیھا کثیر الحدیث عالما عاقلا عالیا سخیا۔

زہد و عبادت اور نمازوں کی کثرت کی وجہ سے "راہب قریش" ان کا لقب ہو گیا تھا۔ اور کئی کئی دن تک مسلسل روزے رکھتے تھے۔

امانت داری

امانت ان کا خاص وصف تھا۔ انہیں امانت میں اس قدر اہتمام تھا۔ کہ اگر کوئی شخص ان کے پاس کوئی شے امانت رکھتا۔ اور اس کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا۔ تو خواہ امانت رکھنے والا معاف ہی کیوں نہ کر دیتا۔ لیکن وہ پوری امانت واپس کرتے۔ عثمان بن محمد کا بیان ہے کہ عروہ نے ابوبکر کے پاس کچھ مال امانت رکھوایا وہ مال یا اس کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا۔ عروہ نے کہلا بھیجا کہ تم پر اسکی ذمہ داری نہیں ہے تمہاری حیثیت تو امین کی تھی انہوں نے جواب دیا کہ یہ مجھے معلوم ہے کہ مجھ پر تاوان نہیں ہے لیکن میں یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ قریش میں تمہاری زبان سے یہ الفاظ نکلیں۔ کہ میری امانت ضائع ہو گئی۔ غرض عروہ کے کہنے کے باوجود نہ مانے اور اپنی املاک بیچ کر پوری امانت واپس کی۔

احترام

اموی خلفاء ان کی اتنی منزلت کرتے تھے کہ ان کی وجہ سے اہل مدینہ کو امویوں کی جانب سے امن حاصل ہو گیا تھا۔ عبد الملک خصوصیت کے ساتھ ان کی بڑی عزت کرتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ بنی امیہ کے ساتھ اہل مدینہ کی روش کی بناء پر میں ان کی برائی کا ارادہ کرتا ہوں لیکن پھر ابوبکر بن عبد الرحمن کا خیال آجاتا ہے تو شرم آنے لگتی ہے۔ اور ارادہ ترک کر دیتا ہوں۔

آپ کے عطیات : محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلس احرارِ اسلام کو دیجئے

بذریعہ منی آرڈر :۔ سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی۔ ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک :۔ اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان